خلاصہ جات سال دوم

مرتبہ: **کاشف بشیر کاشفؔ** (لیکچرر اردو)

1۔ "مناقب عمر بن عبدالعزیز" مصنف: علامہ شبلی نعمانیؔ

یادداشت

1۔ بحوالہ سیرت العمرین از علامہ ابن جوزی
2۔ مذہب کی مجسم تصویر اور غیر مذہب والوں سے سلوک
3۔ عیسائی کا واقعہ
4۔ اصل مالکان کو زمینوں کی واپسی
5۔ بنو امیہ کی ناجائز کارروائیوں کا خاتمہ (حق رائے دہی کی آزادی)
6۔ گرجا گھر کے متولیوں سے انصاف
7۔ حکومت کا اصل اصول
8۔ تحمل و برداشت اور معمولاتِ زندگی
9۔ وفات اور ترکے کی رقم

خلاصہ

علامہ شبلی نعمانی، معروف محدث علامہ ابن جوزی کی کتاب **"سیرت العمرین"** کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز مذہب کی **مجسم تصویر** تھے۔ آپؒ کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو **غیر مذہب والوں** کے ساتھ آپؒ کا طرزِ عمل ہے۔ آپؒ کا یہ عمل اسلامی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔ مذہبی لحاظ سے آپؒ کو **"عمر ثانی"** کہا جاتا ہے۔ ایک دن **حمص** کے ایک عیسائی نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے شکایت کی کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے بیٹے عباس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ آپؒ **قرآن** کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ عباس کے پاس زمین کی تحریری سند موجود تھی مگر آپؒ عباس سے کہا کہ: **"خدا کی تحریر تیرے باپ کی تحریر پر مقدم ہے"** اور زمین عیسائی کو دلوا دی۔

بنو امیہ کے سابق خلفاء نے ملکی زمین کا بڑا حصہ رعایا سے جبری طور پر چھین کر اپنے خاندان والوں کو دے رکھا تھا۔ آپؒ نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی اصل مالکوں کو واپس کرنے کا ارادہ کیا۔ آپؒ کی پھوپھی **اُمِ عمر** نے خاندان والوں کی **بغاوت** کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے یہ فیصلہ واپس لینے کی سفارش کی مگر آپؒ اپنے فیصلے پر ڈٹے رہے اور انہیں جواب دیا کہ: **"میں قیامت کے سوا کسی چیز سے نہیں ڈرتا"**۔

آپؒ نے اپنے خاندان کو دی جانے والی ایسی جاگیروں کا فیصلہ کرنے کے لئے مکحول، میمون بن مہران اور ابو قلابہ جیسے نامور علماء سے مشورہ طلب کیا۔ انہوں نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ اپنے صاحبزادے **عبدالملک** کو بلا لیجئے۔ عبدالملک نے مشورہ دیا کہ یہ زمینیں فوری طور پر واپس کر دیں ورنہ آپؒ کا شمار بھی غاصبوں میں ہوگا۔ آپؒ کے غلام مزاحم نے بچوں کی کفالت احساس دلاتے ہوئے آپؒ کو اس ارادے سے روکنا چاہا مگر آپؒ عبدالملک کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے اور زمینوں کی واپسی کا اعلان کرتے ہوئے جاگیروں کی اسناد کتر کتر کر پھینک دیں۔ آپؒ کو **ابن سلیمان** کے ساتھ بے حد محبت تھی مگر ان کے قبضہ میں موجود زمین بھی اصل مالکوں کو لوٹا دی۔

بنو امیہ کے **دفترِ اعمال** میں سب سے تباہ کن عمل لوگوں کے حق رائے دہی اور **حق گوئی پر پابندی** عائد کرنا تھا۔ عبدالملک نے خلافت

سنبھالتے ہی حکم دیا تھا کہ میری بات پر روک ٹوک کرنے والا سزا کا حق دار ہوگا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس بدعت کا خاتمہ کر دیا اور **دوراست باز آدمی** عدالت میں مقرر کئے تا کہ غلطی پر آپؒ کو ٹوک دیں۔ اس عمل سے لوگوں میں ایک بار پھر سچ کہنے کی جرأت پیدا ہوگئی۔

مسلمہ بن عبدالملک کو بنوامیہ کا **دست و باز** و مانا جاتا تھا۔ اس نے گرجا گھر کے متولیوں کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ مقدمہ کی کارروائی کے دوران وہ تکبر سے بیٹھا تھا۔ آپؒ نے فرمایا: ''تمھارا **فریق مقدمہ** کھڑا ہے، تم بھی ان کے برابر کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے مرتبے کا لحاظ کئے بغیر آپؒ نے انصاف سے کام لیتے ہوئے فیصلہ عیسائیوں کے حق میں دیا۔ آپؒ یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں مہمان ہوتے لیکن کھانے کی قیمت دے دیا کرتے تھے۔ آپؒ نے اپنے مقبرے کی زمین بھی ایک عیسائی سے **تیس دینار** میں خریدی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی حکومت کا **اصل اصول** مساوات اور جمہوریت تھا۔ آپؒ نہ صرف حکومتی امور میں بلکہ ذاتی زندگی میں بھی اس کا خیال رکھتے تھے۔ کھانے کا معمول یہ تھا کہ لنگر خانے میں **ایک درہم** بھیج دیتے اور عام مسلمانوں کے ساتھ بیٹھ کر وہیں کھا لیتے تھے۔ **تحمل مزاجی** کا یہ عالم تھا مسجد میں نادانستہ آپؒ کے پاؤں کی ٹھوکر ایک شخص کو لگی اس نے غصے سے آپؒ کو پاگل کہہ دیا۔ سپاہی اسے مارنا چاہتے تھے مگر آپؒ نے روک دیا اور کہا کہ اس کا کوئی قصور نہیں۔

موت کا وقت قریب آیا تو مسلمہ بن عبدالملک نے **ایک لاکھ دینار** کی پیشکش کرتے ہوئے کہا کہ اس میں سے وصیت کر دیجئے۔ آپؒ نے کہا: ''بہتر ہے یہ رقم جن سے لی ہے انہیں لوٹا دو۔'' بنوامیہ کی امارت کا یہ حال تھا کہ **ہشام بن عبدالملک** نے صرف اپنے بیٹوں کے لئے ایک کروڑ دس لاکھ دینار چھوڑے جبکہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے صرف **سترہ دینار** چھوڑے جن میں سے سات دینار تجہیز و تکفین پر خرچ ہوئے جبکہ دس دینار ورثا کے حصے میں آئے۔ آپؒ کی حکومت اسلام کے مقرر کردہ اصولوں کے عین مطابق تھی۔